سماجی عمل میں خواتین کی شراکت داری

پاکستان کے سماجی عمل میں خواتین کی شمولیت کا احساس بہ خوبی ہوتا ہے۔ تخلیقِ پاکستان سے لمحہ موجود تک ،ملک کا سماجی و سیاسی منظر نامہ ،خواتین کے نقوش کا ضرور احساس دلاتا ہے۔یہاں آئیڈیل صورتحال کی بات نہیں ہورہی ،تاہم پاکستان کے زیادہ تر علاقوں میں خواتین کے سماجی عمل میں شراکت داری پر ایک مثبت طرز ملتا ہے۔یہاں ایک مثال گیلپ و گیلانی پاکستان کے 2017 کے سروے کی دینا بر محل ہوگی۔مذکورہ سروے کے مطابق اس سوال کہ آپ سمجھتے ہیں، کوئی عورت ملازمت یا کاروبار کرکے اپنی معاشی حالت بہتر بنا سکتی ہے یا نہیں؟اس خیال کو72 فیصد لوگوں نے درست قرار دیا، جبکہ 28 فیصد کا ماننا تھا کہ ایسا خیال ٹھیک نہیں ہے۔

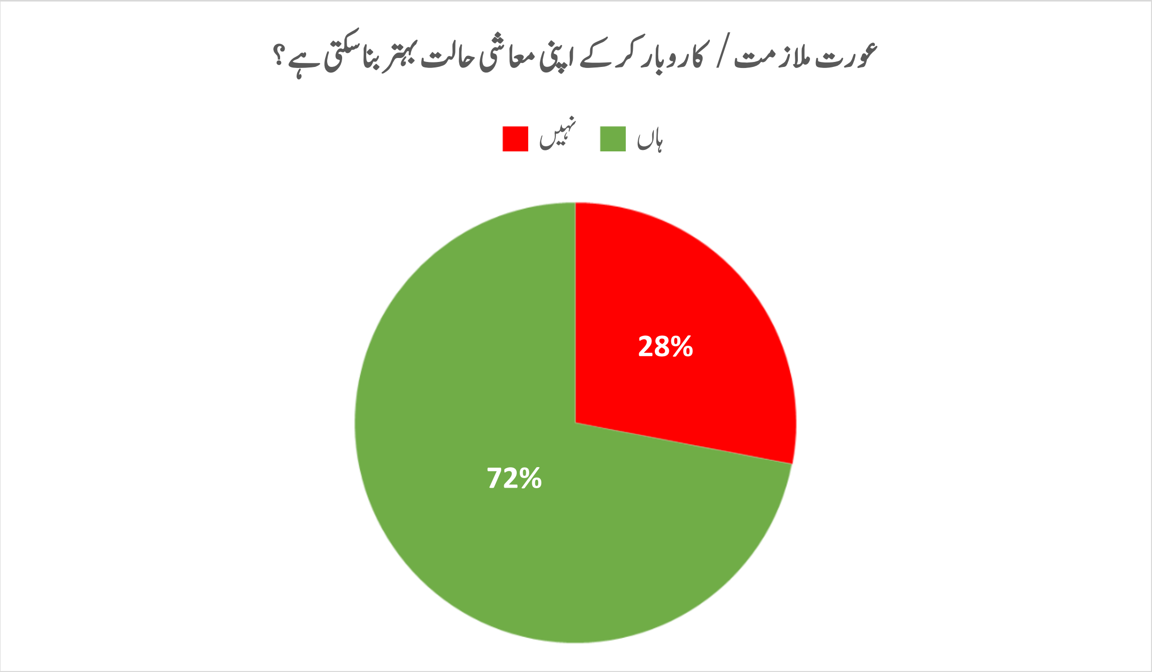

خواتین کے لیے معاشی مواقعوں میں آسانیوں کی بابت عالمی بینک کی 2021 کی ایک رپورٹ سے عیاں ہوتا ہے کہ پاکستان میں خواتین کو کاروبار کرنے کی سہولیات دینے اور ان کے لیے معاشی مواقع پیدا کرنے میں آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔اس رپورٹ کے مطابق ملک میں اصلاحات کے ذریعے خواتین کو اپنا کاروبار رجسٹرڈ کروانے کے لیے ،ویسا ہی طریقہ کار رائج ہے ،جو طریقہ مرد حضرات کو میسر ہے۔نیز رپورٹ بتاتی ہے کہ پاکستان میں کام کی

جگہوں کو خواتین کے لیے موزوں اور باسہولت بنانے کے لیے کافی بہتر قانون سازی ہوئی ہے۔پاکستان کے نجی ادارے ہوں یا سرکاری،وہاں ملازمت کرنے والی خواتین کو ذہنی وجسمانی ہر طرح کے تحفظ کا قانونی نفاذ یقینی بنایا جاتا ہے۔علاوہ ازیں،خواتین،سرکاری و نجی اداروں میں بڑے عہدوں پر بھی فائز ہیں اور یہ کلچر مزید تقویت پکڑتا جارہا ہے۔ایس ای سی پی کی 2021 کی ایک رپورٹ کا جائزہ بتاتا ہے کہ گزشتہ ایک سال کے دوران ملک میں 21 ہزار 168 کمپنیاں رجسٹرڈ ہوئیں،جن میں سے 5 ہزار 145 کمپنیوں میں کم از کم ایک خاتون ڈائریکٹر شامل ہے۔جب کہ نئی رجسٹرڈ کمپنیوں میں خواتین کی نمائندگی کی شرح 24.3 فی صد ہے جو پہلے سے کافی حوصلہ افزا قرار دی جاسکتی ہے۔

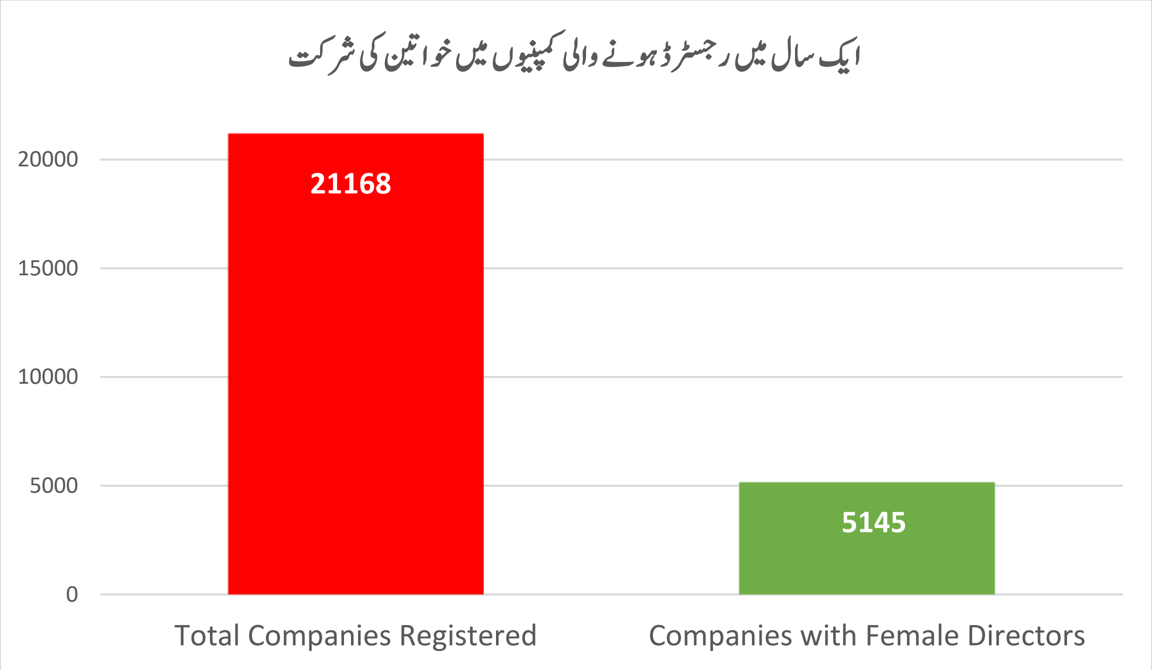

کیا خواتین کچھ بیرونی سرگرمیاں انجام دیتی ہیں

سروے میں ایک سوال خواتین کی گھروں سے باہر کی سرگرمیوں سے متعلق بھی تھا۔سوال تھا کہ بہت سے گھروں میں خواتین باہر کے کام کرتی ہیں،جیسے بل جمع کروانا،بچوں کو اسکول سے لانا،اور گروسری خریدنا وغیرہ۔آپ

یا آپ کی فیملی کی خواتین کتنی بار گھر کے باہر کے یہ کام کرتی ہیں؟ گیلپ و گیلانی پاکستان کا 2002 اور 2003 کا ڈیٹا یہ بتاتا ہے کہ بہت زیاددہ کہنے والوں کی شرح 2002 میں 25 فیصد تھی تو 2003 میں یہ شرح 29 فیصد تھی۔ شاذونادر کہنے والوں کی شرح 2002 میں 31 فیصد اور 2003 میں 38 فیصد تھی جبکہ ہر گز نہیں کہنے والوں کی شرح 2002 میں 44 فیصد اور 2003 میں 33 فیصد تھی۔

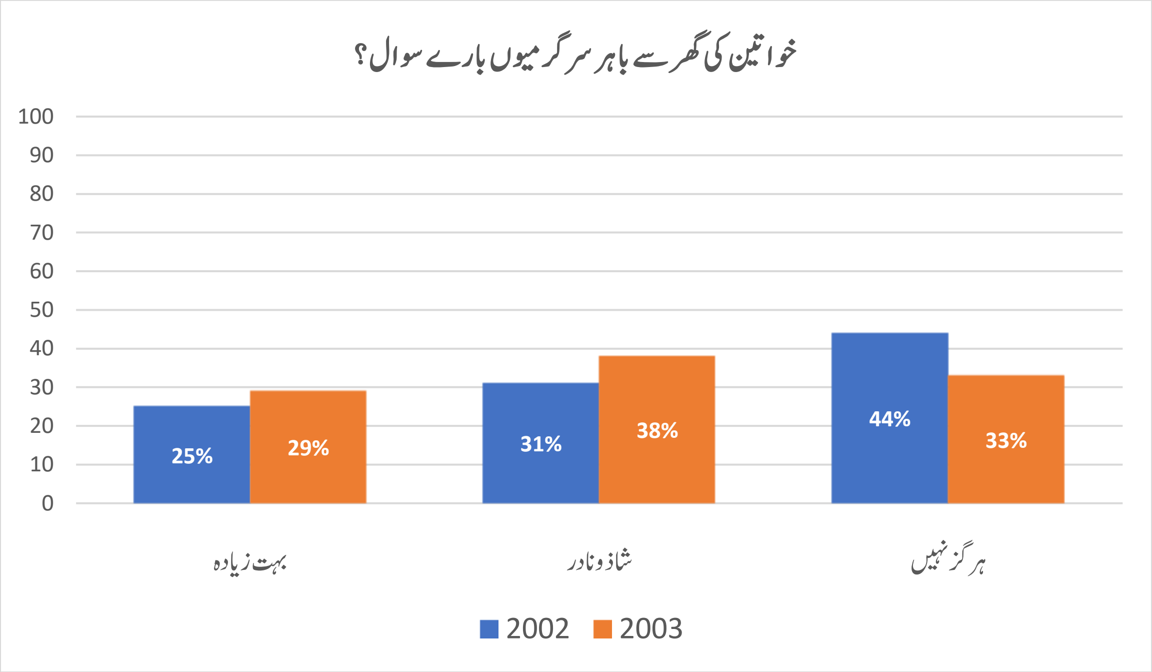

یہ اعداد و شمار لگ بھگ دو دہائی قبل کے ہیں، رواں زمانہ میں دیکھا جائے تو خواتین بیرونی سرگرمیوں میں زیادہ شامل ہو رہی ہیں اور نئی بدلتی ساجیات میں، ایسا کرنا، اُن کے لیے ایک طرح سے لازم بھی ہو چکا ہے۔ یہ دور ٹیکنالوجی کا ہے۔ اور ٹیکنالوجی نے مردوزن کے لیے معاشی سطح پر یکساں مواقع کو جنم دیا ہے۔ ایک نوجوان لڑکے کو جس طرح آن لائن کاروبار کے مواقع میسر ہیں، ویسے ہی یہ ایک نوجوان لڑکی کے لیے بھی ہیں۔ مختلف تازہ رپورٹس اس امر کا اعادہ کرتی ہیں کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مدد سے خواتین اپنے کاروبار کو باوسعت کر رہی ہیں۔

خواتین گھریلو سرگرمیاں انجام دیتی ہیں!

گیلپ وگیلانی کے مذکورہ سروے 2017 کا سوال تھا کہ براہ کرم بتائیں کہ آپ کے گھر کی خواتین ایک دن (روزانہ کی بنیاد پر) کیا کرتی ہیں؟ اس کے جوابات کا جائزہ ملاحظہ فرمائیں:

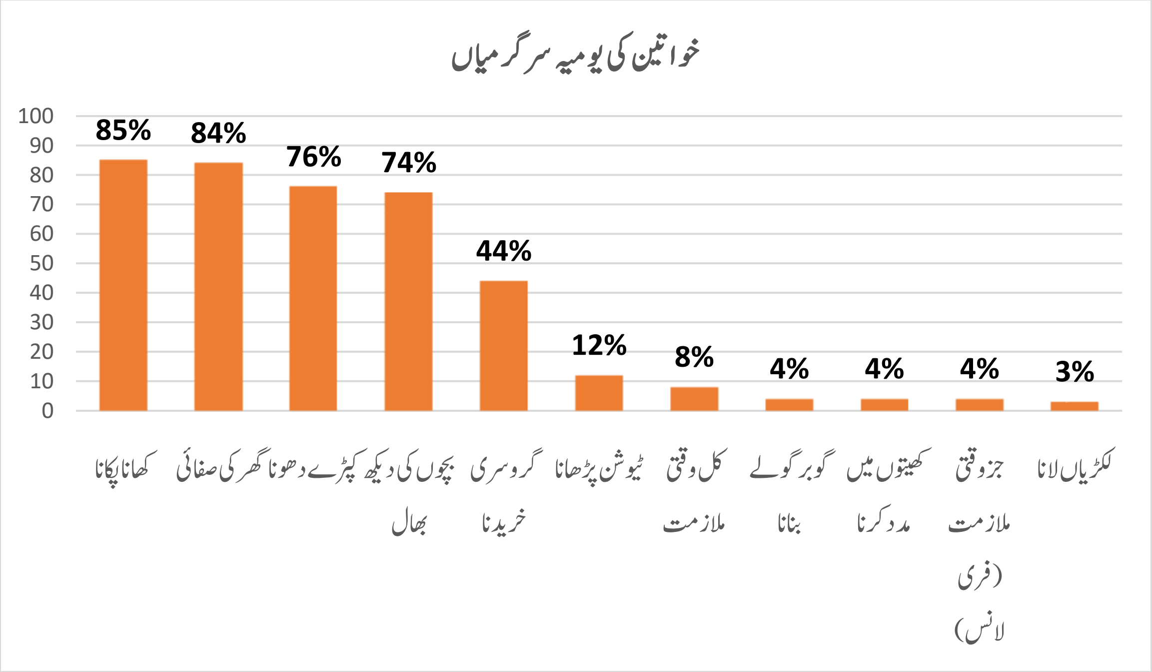

وقت کی جدت کے ساتھ ساتھ، خواتین گھریلو معاملات سے غافل نہیں ہیں۔ جہاں وہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بدولت، اپنے معاشی امکانات کو بڑھاوا دے رہی ہیں، وہاں گھریلو زندگی کا ہر پہلو، اُن کی موجودگی کا بھی پتا دیتا ہے۔ سروے کے اس پہلو سے خواتین کی گھر کے کاموں میں شمولیت کا واضح اظہار سامنے آتا ہے۔ یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ خواتین گھر کے کاموں میں جیسے فرصت پاتی ہیں، وہ خاندان کو مالی استحکام دینے کا جتن شروع کر دیتی ہیں، اس میں شہری و دیہی ثقافت کا کوئی اختصاص نہیں۔

گھریلو خریداری

گیلپ و گیلانی پاکستان کے 2018 کے سروے میں اس پہلو کہ کچھ گھروں میں خریداری مرد کرتے ہیں، جبکہ کچھ گھروں میں خواتین کرتی ہیں۔ آپ کے گھر میں عموماً کون یہ چیزیں خرید تا ہے؟ کا جائزہ لیا گیا۔

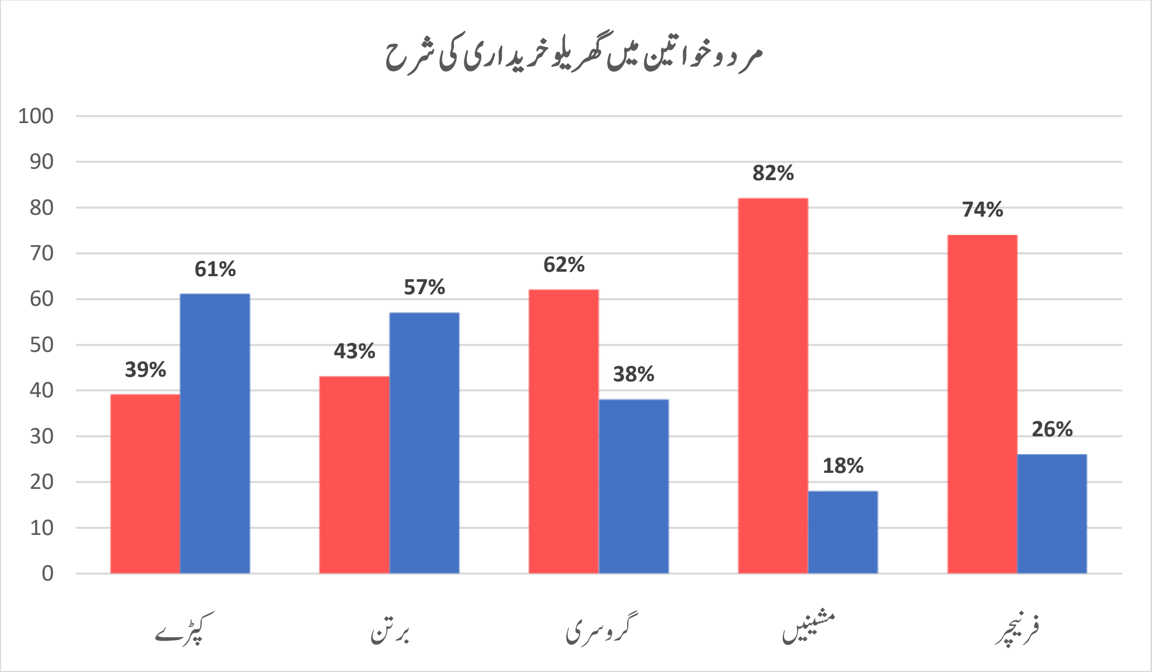

گھریلو اشیاء کی خرید و فروخت کے ضمن میں سروے کے اعداد و شمار کافی دلچسپی کے حامل ہیں۔ روزمرہ چیزوں کی خریداری ہو یا پھر گھریلو استعمال کی الیکٹرونکس کی چیزیں یا پھر فرنیچر، خواتین اپنا کردار بہ خوبی نبھاتی دکھائی دیتی ہیں۔

خواتین اور عوامی اُمور

گیلپ و گیلانی پاکستان کی جانب سے کیے گئے 1998 کے ایک سروے میں سوال تھا کہ 'آپ خواتین کے عوامی / سماجی اُمور میں حصہ لینے کے عمل میں کیا سوچ رکھتے ہیں؟ اس کے جواب میں اس کو اچھا عمل قرار دینے والوں کی تعداد 41 فیصد رہی، جبکہ جن کے نزدیک یہ عمل اچھا نہیں ہے، کی تعداد 34 فیصد رہی۔

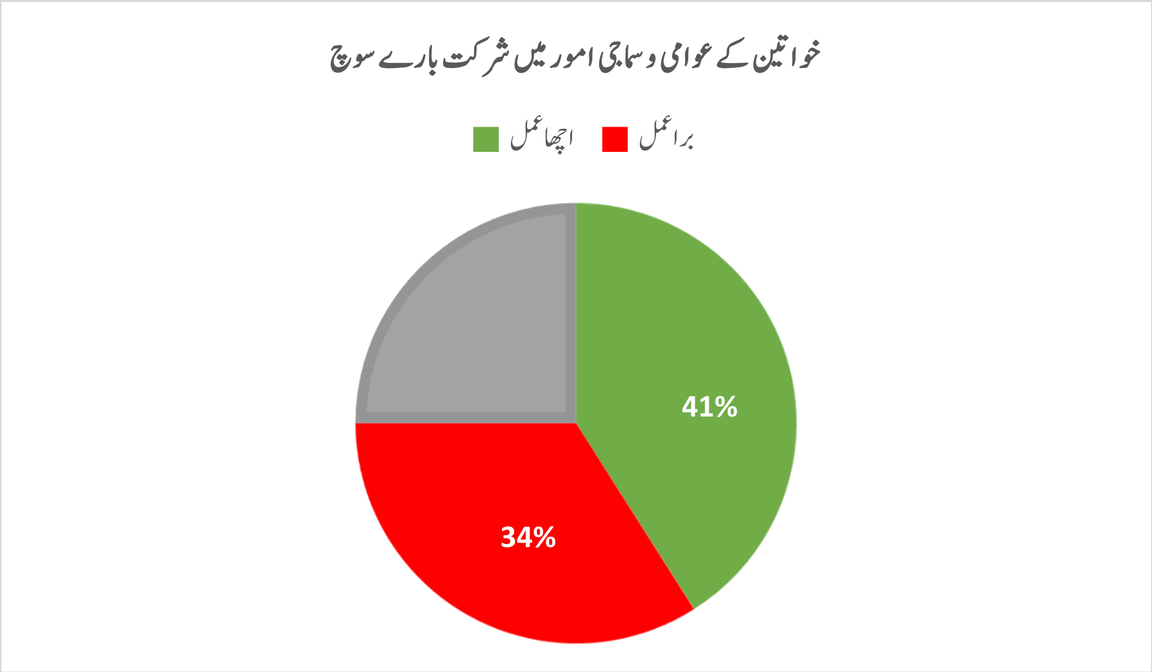

یہ لگ بھگ 27 سال پہلے کے سروے کا ایک جائزہ ہے۔وقت کے ساتھ ساتھ خواتین کے سماجی اُمور میں عملداری میں اضافہ ہوا ہے۔اگر اُس وقت بھی دیکھا جائے تو خواتین کے سماجی کاموں میں حصہ لینے کی مثبت سوچ 41 فیصد تھی۔جبکہ اس عمل کو اچھانہ قرار دینے کی سوچ 34 افراد میں پائی جاتی تھی۔2025 کا پاکستان،نوے کی دہائی کا پاکستان نہیں ہے۔سماجی ڈھانچے میں آنی والی تبدیلیاں انسانی سوچوں اور اُن کے کام کاج کے طریقوں کو متاثر کررہی ہیں۔بے روزگاری اور مہنگائی جیسے فیکٹرز نے بھی سماجی بندھنوں اور قاعدوں کو کافی بدل کررکھ دیا ہے۔اب ایسا نہیں ہے کہ کسی گھر میں مالی مسائل ہوں اور وہاں کی خواتین،ان مالی مسائل پر قابو پانے کی سوچ سے ہی غافل ہوں۔

اگرچہ آج بھی خواتین کو سماجی سطح پر کئی طرح کے چیلنجز کا سامنا ہے،مگر آج کی خواتین بااختیار ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔خوش آئند پہلو یہ ہے کہ زیادہ تر لوگوں کی سوچ بہت مثبت ہے کہ خواتین اپنی معاشی صورت حال کو بہتر کرنے کے لیے ملازمت یا کوئی کاروبار کر سکتی ہیں۔